بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم دو شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۲ تبلیغ ۱۳۴۵ ہش	ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ ۲۲ فروری ۱۹۶۶ء	نمبر ۴۴

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۱ فروری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

○ ربوہ ۲۱ فروری۔ جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

○ ربوہ ۲۱ فروری۔ کل مورخہ ۲۰ فروری کو صبح نو بجے لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں "یوم مصلح موعود" کے سلسلہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت ایک جلسۂ عام منعقد ہوا جس میں اہل ربوہ محبت و عشق کے جذبات سے سرشار ہو کر ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ علمائے سلسلہ نے اس جلسہ میں پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت و اہمیت، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود باجود میں اس کے مہتم بالشان ظہور، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان کارناموں اور ان گنت احسانات پر روشنی ڈالکر احباب کو فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے بڑھ چڑھ کر چندہ دینے کی تلقین کی۔ جلسہ کی کسی قدر تفصیلی روداد آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی۔ (انشاء اللہ)

○ ربوہ ۲۱ فروری۔ کل یہاں ظہر کے بعد خاصی تیز بارش ہوئی جس کا سلسلہ وقفہ وقفہ سے شام تک جاری رہا۔ بارش کا موسم پر بہت خوشگوار اثر ہوا ہے۔ آج صبح مطلع بڑی حد تک صاف ہے

○ مکرم بشیر احمد صاحب بٹ کی والدہ صاحبہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ محترم محمد دین صاحب بٹ مرحوم ۶ فروری ۱۹۶۶ء کو تقریباً ۶۵ سال کی عمر میں کنڈیارو (ضلع نوابشاہ) میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور بہت حلیم الطبع تھیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

○ مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب لکھنوی حال مقیم کراچی کے فرزند مکرم خالد حسین صاحب نے پی۔اے۔ایف کی ایڈمنسٹریٹو برانچ میں ملازمت کے لئے درخواست دی ہوئی ہے ایک انٹرویو میں وہ بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب ہو چکے ہیں۔ ابھی آخری انٹرویو ہونا باقی ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ عزیز خالد حسین کی کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو چاہیئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں

جب تک انسان رعونت اور تکبر سے نہ بچے وہ ہرگز ہرگز خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا

"گناہ سے انسان کیسے بچ سکتا ہے۔ اس کا علاج یہ تو بالکل نہیں کہ عیسائیوں کی طرح ایک کے سر میں درد ہو تو دوسرا اپنے سر میں پتھر مارے اور پہلے کا دردِ سر دُور ہو جاوے۔ دراصل انسان کا حدِ اعتدال سے گزر جانا ہی گناہ کا موجب ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ وہ بات پھر عادت میں داخل ہو جاتی ہے اور یہ سوال کہ یہ عادت کیونکر دُور ہو سکتی ہے؟ اکثر لوگوں کا اعتقاد ہے کہ یہ عادت دُور نہیں ہو سکتی اور عیسائیوں کا تو پختہ یقین و ایمان ہے کہ عادت یا فطرتِ ثانی ہرگز دُور نہیں ہو سکتی اور نہ بدل سکتی ہے۔ مسیح کے کفّارہ کو مان کر بھی یہ تو نہیں ہو سکتا ہے کہ انسان گناہ سے بالطبع نفرت کرنے لگ جاوے۔ نہیں البتہ اس کفّارہ کے طفیل اُخروی عذاب سے نجات پا جائے گا۔ یہی اعتقاد ہے جو کھلے طور سے انسان خلیع الرسن ہو کر بدکاریوں اور ناسزاوار امور میں دل کھول کر ترقی کرتا ہے۔

ہماری جماعت کو اس پر توجہ کرنی چاہیئے کہ ذرا سا گناہ خواہ کیسا ہی صغیرہ ہو جب گردن پر سوار ہو گیا تو رفتہ رفتہ انسان کو کبیرہ گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔ طرح طرح کے عیوب مخفی رنگ میں انسان کے اندر ہی اندر ایسے رچ جاتے ہیں کہ ان سے نجات مشکل ہو جاتی ہے۔ انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامتِ اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اس میں آ جاتی ہے۔ اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ کبیر نے سچ کہا ہے ؎

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام
جے ہوتے گھر اونچ کے ملتا کہاں بھگوان

یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم چھوٹے گھر میں پیدا ہوئے۔ اگر عالی خاندان میں پیدا ہوتے تو خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اعلیٰ ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی ذات بافندہ پر نظر کر کے شکر کرتا۔

پس انسان کو چاہیئے کہ ہر دم اپنے آپکو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپکو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپکو بالضرور نا قابل و ہیچ جان لیگا۔ انسان جب تک ایک غریب بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپکو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۳۷-۴۳۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۶۶ء

زندہ خدا

(۲)

اہل مغرب جو آج اپنے علم و ہنر کے زعم میں چاند پر کمندیں ڈالنے میں مصروف ہیں اور زمین پر باعث فساد بنے ہوئے ہیں ان کے کان تک تو شاید ہماری کمزور آواز نہ پہنچ سکے۔ تاہم ہم اہل مشرق خاص کر مسلمانوں کے لئے یہ ایک عبرتناک سبق ہے کہ دیکھیں کہ خالص مادہ پرستی کا انجام کیا ہو سکتا ہے۔ یورپ جو کل تک اتنا پستی میں گرچکا ہوا تھا کہ اس نے عیسائی پادریوں کے فریب میں آکر ایک مردہ کو اپنا خدا بنا رکھا تھا۔ اور محض تخیل سے اس کو ایسے اوصاف دے رکھے تھے جو واحد خدا ہی کے اوصاف ہو سکتے ہیں۔ جب اسلام کے اثر سے حقیقت پرستی کی طرف مائل ہوا تو بجائے اس کے کہ وہ اسلام کے پیش کردہ خدا تعالےٰ کو سمجھنے کی کوشش کرتا مادہ پرستی کے عقیدے میں گرفتار ہو گیا۔ اور دانشوران مغرب اپنی عقل سے سوچ بچار کر کے اس نتیجہ پر پہونچے۔ کہ کسی بالا ہستی کی غلامی انسانی ترقی کے راستہ میں حائل ہے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ پہلے ایک مردہ خدا کو پوجتے تھے پادریوں نے اس مردہ میں محض اپنے تخیل سے جان ڈال رکھی تھی۔ جب یہ خیالی تانا بانا ٹوٹا تو اس کے ساتھ ہی حقیقت پسندی بھی اس ورلی دنیا تک محدود ہو کر رہ گئی۔ دانشوروں نے کہا ہم صرف اسی حد تک جائیں گے۔ جہاں تک ہمارے ظاہری حواس ہم کو لے جاتے ہیں۔ اور جس کا تجربہ اور شاہدہ ہم اپنی عقل و خرد کی راہنمائی میں کر سکتے ہیں۔ یہ نتیجہ ایک لحاظ سے تو صحیح تھا۔ کیونکہ اسلام نے ان میں انسانی فطرت کا یہ اصول ابھار دیا تھا کہ جب تک دل مطمئن نہ ہو کسی چیز پر ایمان لانا بے وقوفی ہے۔

یہ موقعہ تھا کہ اسلام کے مشائخ اٹھتے۔ اور مغرب میں جا کر مذہب کا صحیح چہرہ دکھاتے مگر افسوس ہے مسلمانوں میں خانہ جنگی ہو چکی تھی جس سے کسی کو اتنی فرصت نہ تھی کہ وہ یورپ کے اس گرتے ہوئے رجحان کو سنبھال لیتا۔ یہ زمانہ تھا کہ زندہ خدا کا زندہ رسولؐ اور زندہ کتاب مغرب کے سامنے پیش کئے جاتے اور ان کو دکھایا جاتا۔ کہ زندہ خدا تعالےٰ سے اب بھی مکالمہ و مخاطبہ ہو سکتا ہے۔ اور بتایا جاتا کہ مکالمہ مخاطبہ ہی زندہ خدا کا واحد ثبوت ہے۔

مغربی لوگوں کے سامنے تو مذہب کا وہ تصور تھا جس کو پادری پیش تو کرتے تھے مگر اس کو تجربہ اور مشاہدہ میں نہیں دکھا سکتے تھے۔ اس لئے بظاہر اکثریت اگرچہ عیسائیت کے تخیلی خدائے جھوٹے تو رہی مگر تاہم کئے آخران دانشوروں کو وہی کہنا پڑا جو آج بڑے بڑے پادری بھی کہنے لگے ہیں۔ جن کا حوالہ ہم گزشتہ اداریہ میں نقل کر چکے ہیں۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے وجود سے ہی صرف منکر نہیں ہوئے بلکہ ایمان باللہ انسانی ترقی کے راستہ میں حائل سمجھنے لگے ہیں۔ تاہم ہم سمجھتے ہیں کہ ازمنہ وسطیٰ میں مغربی ذہنوں کا مذہبی انتشار بھی تقدیر الٰہی سے ہی تھا۔ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ جس ڈگر پر یہ خطۂ ارضی اب رواں ہوا ہے۔ اس کی انتہا تک پہنچ جائے۔ تاکہ حق و باطل کا تضاد واضح ترین ہو جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے۔ مغربی دانشور اب اللہ تعالےٰ کا بالکل انکار کرنے لگے ہیں اور یسوع مسیح کو محض ایک انسانی نمونہ کے طور پر پیش کر کے قربانی کا معیار قائم کرنا چاہتے ہیں۔

یہ اسی وقت تک ہے جب تک کہ حقیقی اسلام کا چہرہ ان کے سامنے کھل کر پیش نہیں کیا جاتا۔ آج مادہ پرستی میں یہ لوگ اتنی ترقی کر گئے ہیں۔ کہ سائنس کے بل پر وہ چاند میں اترنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم ان کی اس جسارت کی تحقیر نہیں کرتے۔ جہاں تک خالص علم و ہنر کا تعلق ہے ان کا یہ کام مستحسن ہی سمجھنا ضروری ہے۔ لیکن اگر بات یہاں تک رہتی تو کوئی بات نہ تھی۔ غضب تو یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے اس کارنامہ کو اپنی لامذہبیت اور فرعونیت کی دلیل بنا رہے ہیں۔ چنانچہ امریکہ اور روس کے سربراوردہ لیڈر ایسی باتیں کہنے لگے ہیں کہ گویا ساری خدائی ان کے قبضہ میں آگئی ہے۔ ۴۴

الہام کی ضیاء ہے مسیحِ زماں کے پاس

کیا پوچھتے ہو کیا ہے مسیحِ زماں کے پاس
ہر درد کی شفا ہے مسیحِ زماں کے پاس

جس خاک کو چھوا اسے اکسیر کر دیا
رحمت کی کیمیا ہے مسیحِ زماں کے پاس

جس چشمۂ بقا کی سکندر کو تھی تلاش
وہ چشمۂ بقا ہے مسیحِ زماں کے پاس

"جمشید کے تو پاس تھا جامِ جہاں نما"
جامِ خدا نما ہے مسیحِ زماں کے پاس

علم و ہنر کے لاکھ چراغاں کرے کوئی
الہام کی ضیاء ہے مسیحِ زماں کے پاس

(تنویرؔ)

۴۴ جب مکہ کے قریش سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابوطالب سے مطالبہ کرتے تھے کہ وہ آپؐ کو ان کے دین کی تحقیر سے روکیں اور انہوں نے لالچ دیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر خواہش پوری کرنے کو تیار ہیں۔ آپؐ کو اپنا سردار بنا لیتے ہیں اور حسین ترین عورت سے آپؐ کی شادی کر دیتے اور جتنا مال و دولت طلب کریں ہم حاضر کر دیں گے۔ تو اس کا سادہ سا جواب جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا وہ یہ تھا کہ اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند لا کر رکھ دیں تو میں پھر بھی اپنے مشن سے نہیں رکونگا۔

یہاں سورج اور چاند تمام کائنات کے نمائندوں کی مثال سمجھنا چاہیئے۔ آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ تمام کائنات بھی اگر یہ لوگ لے آئیں تو میں واحد خدا کی تبلیغ کو ترک نہیں کر سکتا۔ ایسا کیوں؟ اس لئے کہ آپؐ کو یقین تھا کہ یہ تمام کائنات اللہ تعالےٰ کی مخلوق ہے۔ آپؐ کو یقین تھا کہ اللہ تعالےٰ کی طاقت کے سامنے تمام کائنات کی طاقت کوئی ہستی نہیں رکھتی۔ آپؐ کو یقین تھا کہ اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو چاند اور سورج تو کیا تمام کائنات کو ایک دم میں فنا کر دے۔ ایسا یقین آپؐ کو کس طرح حاصل ہوا؟ اس طرح کہ آپ کو زندہ خداؐ کا مشاہدہ اور تجربہ ہو چکا تھا۔ اس وقت جب غار حرا میں ایک فرشتہ نے اللہ تعالےٰ کا پیغام دیا تھا کہ

اقرأ باسم ربّك

یعنی پڑھ اپنے رب کے نام سے۔ پھر ایک بار نہیں دو بار نہیں بار بار آپؐ کو کبھی ایک آواز سے کبھی فرشتہ کی شکل میں اور کبھی کشف میں اور کبھی رویائے صالحہ کی صورت میں اللہ تعالےٰ کے وجود کا تجربہ اور مشاہدہ ہو چکا تھا۔ جس نے اس طرح اپنے اللہ کو دیکھ لیا تھا۔ اس کی نظر میں سورج اور چاند اور تمام کائنات کیا قیمت رکھتے تھے۔ کفار مکہ حیران تھے کہ یہ کس قسم کا انسان ہے۔ وہ تو اندھے تھے ان کی نظریں زر و جواہرات، حکومت اور حسن و جمال میں الجھ کر رہ گئی تھیں۔ اسی طرح جس طرح آج مغربی داناؤں کی عقلیں چاند کی سطح پر پھسل کر رہ گئی ہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ انسانی عقلمندی کا یہ بڑا کمال ہے کہ چاند میں ایک مشینی ہوائی بھیج کر چاند کی سطح کے نقشے اتار لئے گئے ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ سائنس کا یہ بڑا کمال ہوگا۔ کہ کل چاند پر انسان اترنے لگیں۔ چاند پر ہی نہیں بلکہ مریخ، زہرہ، اور مشتری پر بھی

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک اہم تقریر

دُعا کے لئے بہترین وقت نماز ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں عطا کیا گیا ہے

ہمیں نوافل کی بجائے فرائض کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے

فرائض کو چھوڑ کر نوافل کو ادا کرنیوالے لوگ غلطی خوردہ ہیں

(مرتبہ مکرم مولوی سُلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

ربوہ ۲۲ جنوری ۶۶ء بعد نماز عصر۔ رمضان المبارک میں درس القرآن کا دَور مکمل ہونے پر آخری تین سورتوں کا درس دینے سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا سے متعلق جو اہم ارشادات فرمائے وہ قارئین کے افادہ کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

فرمایا:۔

قبل اس کے کہ مَیں قرآنِ کریم کی آخری تین سورتوں کی تفسیر بیان کروں مَیں احباب کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان ارشادات کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جن کا حضورؓ نے

سنہ ۱۹۵۲ء کے رمضان المبارک میں

درس القرآن کے ایک دَور مکمل ہونے پر اجتماعی دعا سے متعلق اظہار فرمایا تھا اسلام نے دُعا کے لئے جو اصل وقت مقرر فرمایا ہے وہ فرض نماز ہی کا وقت ہے جیساکہ

الصّلوٰۃ الدعاء آتا ہے

یعنی نماز اور دعا دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور

نماز ہی دُعا کے لئے بہترین وقت ہے

جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں عطا کیا گیا ہے پھر نماز میں جو دعا کی جاتی ہے اور جس طرح دُعا کی جاتی ہے اس سے

ہمیں یہ سبق بھی ملتا ہے

کہ دعا کے لئے تنہائی اور خلوت کی ضرورت اور دوسری طرف بعض اجتماعی فوائد بھی زیر نظر تھے اس لئے خدا تعالیٰ نے نماز کے وقت ہماری آنکھوں کو، ہمارے کانوں اور دوسرے حواس کو اپنے بعض احکام کے ذریعہ اس طرح باندھ دیا کہ مجمع عام میں ہوتے ہوئے بھی ہم تنہائی محسوس کرتے ہیں کیونکہ ہمیں کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ ہمارے آگے اور پیچھے کیا ہو رہا ہے اس لئے کہ ہماری آنکھیں ایک خاص مقام سجدہ پر مرکوز ہوتی ہیں اور اسی طرح ہمیں خاموشی کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے ہمارے ماحول کو اتنا خاموش کر دیا ہے کہ

ہمیں یوں معلوم ہوتا ہے

کہ گویا نماز باجماعت ادا کرنے کے وقت ہمارے دائیں یا بائیں کوئی اور دوست کھڑا ہی نہیں اور ہم اکیلے ہی اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہیں اس کے بعد دعا کے لئے اس نماز کے اوقات ہیں جن کو ہم سنّت کہہ کر پکارتے ہیں اور پھر وہ نماز ہے جس کو ہم نوافل کہتے ہیں اور یہ سب درجہ بدرجہ دعا کے اوقات ہیں جو ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتے ہیں۔ ان کے بعد وہ اوقات ہیں جن کو سنّتِ نبوی نے قائم کیا ہے اور پھر وہ دن اور رات ہیں جن کا تعلق رمضان المبارک سے ہے۔ جو عبادت کے لئے ایک خاص مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں

بہت سی عبادات

جمع کر دی گئی ہیں جس کے نتیجہ میں انسان سارے کا سارا اپنے رب کے حضور جُھکا ہوا ہوتا ہے اور اس کا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں ہوتا جس کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ اس نے وہ اپنے رب کے حضور پیش نہیں کیا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ شہرِ رمضان کے متعلق قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

(بقرہ ۲۳٤)

یعنی تم رمضان المبارک میں دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو میری خاطر جاگتے ہو۔ اور اپنے اوقاتِ عزیزہ کو عبادت اور دعاؤں میں خرچ کرتے ہو۔ گویا تمہارے چوبیس کے چوبیس گھنٹے میرے حضور میں گزرتے ہیں اس لئے مَیں نے ان اوقات کو قبولیتِ دعا کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ ان دنوں میں تمہاری دعا قبولیت کا زیادہ امکان رکھتی ہے اور اگر ان دنوں میں عبادت اخلاص سے کی جائے اور سچے دل سے کی جائے تو انسان اپنے رب کو ہر دوسری چیز سے قریب تر پاتا ہے۔

پس

اس وقت کی اجتماعی دُعا

میں اس سے زیادہ کوئی خصوصیّت نہیں کہ دعا کی یہ گھڑی بھی رمضان المبارک کی مبارک گھڑیوں میں سے ایک گھڑی ہے۔ پھر یہ بھی کہ ہم سارا ماہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے رہے ہیں۔ نمازیں پڑھتے رہے ہیں اور نوافل ادا کرتے رہے ہیں پھر قرآن کریم کے درس میں شریک ہوتے رہے ہیں اور جب اجتماعی درس مکمل ہوا تو ہم اپنے رب کے حضور اس التجا کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں کہ ہم نے اس ماہ میں کچھ سیکھنے کی کوشش کی ہے لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے کچھ سیکھا ہے جب تک تیری برکت حاصل نہ ہو اور تیرا فضل ہمارے شاملِ حال نہ ہو تب تک ان قرآنی نکات کا سُننا یا نہ سُننا ہمارے لئے برابر ہے۔ اسلئے تُو ہم پر کچھ اس طرح سے فضل کر کہ جو کچھ ہم نے سُنا ہو اس سے دنیوی اور دینی دونوں لحاظ سے ہم زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائیں لیکن جیساکہ حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۵۲ء کی اجتماعی دعا کے موقع پر اور دوسرے متعدد مواقع پر جماعت کے دوستوں کو متوجّہ کیا ہے کہ وہ لوگ جو

رمضان کی فرض عبادت

کی طرف تو کماحقہٗ متوجہ نہیں ہوئے اور رمضان کے روزے رکھنے میں سُستی سے کام لیتے رہے ہیں۔ اور قیام اللّیل سے بھی بے پرواہی برتتے رہے ہیں لیکن انہوں نے اس اجتماعی دعا کو کوئی جادو یا ٹونہ سمجھ لیا ہے کہ ہم اس میں شامل ہو جائیں گے تو اس کے نتیجہ میں ہماری تمام سُستیاں کوتاہیاں اور غفلتیں معاف ہو جائیں گی۔ اور ہمارے رب نے جو مواقع دعا اور عبادت کے ہمیں بہم پہنچائے تھے۔ اور پھر وعدہ فرمایا تھا کہ وہ ان عبادات اور دُعاؤں کو قبول فرمائے گا۔ ہم نے انہیں ترک کیا اور ان سے فائدہ نہ اُٹھایا اس کا بدل ہمیں اس اجتماعی دعا میں مل جائے گا تو یہ درست نہیں۔ پس باوجود اس بات کے کہ یہ اجتماعی دعا بڑے لمبے عرصہ سے ہو رہی ہے۔ میری طبیعت میں اس میں شامل ہونے کے لئے پورا انشراح نہیں تھا لیکن اس انقباض کے باوجود مَیں اس دعا میں اس لئے حاضر ہو گیا ہوں کہ

ہمارے امام حضرت مصلح موعودؓ

بھی اس انقباض کے باوجود بعض دفعہ اس اجتماعی دعا میں شریک ہوئے۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی سنّت ہے۔ اور اگر مَیں بھی اس سنّت پر عمل کروں تو شاید یہ میری بخشش کا ذریعہ بن جائے۔ لیکن جو حقیقت ہے اُسے دوستوں کو بُھلانا نہیں چاہیئے اور وہ یہ کہ یہ اجتماعی دعا ایسی نہیں جس کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہو یا جس کی تاکید محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہو۔

جو لوگ درس القرآن میں شامل ہوتے رہے ہیں۔ چاہے وہ درس دینے والے تھے۔ یا درس سُننے والے تھے ان کے لئے

اس دُعا کی وجہِ جواز

یہ ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہم ہر کام کی ابتداء بھی دعا سے کرتے ہیں اور اس کی انتہاء بھی دعا سے کرتے ہیں۔ اس لئے وہ اس اجتماعی دعا میں جو درس القرآن کے ایک دَور کی تکمیل کے موقع پر ہو رہی ہے اس نیت سے شامل ہو جائیں کہ ہر کام کے پہلے بھی اور بعد میں بھی دعا کرنا سنّت ہے شاید اس خیال سے ہمارا خدا ہم سے خوش ہو جائے لیکن جو لوگ اس دعا میں محض رسم کے طور پر شامل ہوتے ہیں اور وہ اُسے کوئی جادو یا ٹونہ قرار دیتے ہیں جو ان کی تمام کمزوریوں کوتاہیوں اور ترکِ فرائض کے گناہوں کو کالعدم کر دیتا ہے یا وہ اس دعا کو ایسی اہمیّت دیتے ہیں جو اُسے خدا تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کی نظر میں حاصل نہیں تو

وہ غلطی خوردہ ہیں

ان کو ان نوافل کی بجائے فرائض کی طرف زیادہ توجّہ دینی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ

آپ کو بھی اور مجھے بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثمّ آمین

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

بلکہ نظامِ شمسی کے تمام دوسرے اجرام پر ہی نہیں بلکہ ستاروں میں بھی انسان پہنچ جائے۔ واقعی انسانی عقل کا یہ بڑا کمال ہوگا مگر یہ عقل اس نظامِ کائنات کی حکمتوں کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتی ہے اور پھر اس کو اس ہستی کی طاقت سے کیا نسبت ہے جس نے یہ کائنات ایک کُن سے پیدا کی ہے۔ اب اپنے اس تمام علم و بینش کا مقابلہ اس انسان کے علم سے کیجئے جس نے اس ہستی کو جس نے یہ کائنات بنائی ہے حق الیقین کے ساتھ جانا جس نے اس کا پیغام اپنے کانوں سے سُنا اور جس نے اپنی آنکھوں سے اس کے ایلچی کو دیکھا۔ پھر جس نے اس تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر فرمایا کہ

> اگر یہ لوگ سورج میرے دائیں ہاتھ پر اور چاند میرے بائیں ہاتھ
> پر لا کر رکھدیں تو مَیں پھر بھی وحدہٗ لاشریک کی تبلیغ
> سے باز نہیں آؤں گا۔

ہم اہلِ مشرق خاص کر مسلمانوں کے لئے سوچنے کا مقام ہے کہ آج مغربی دانشوروں کی دانش نے جسطرح نابینا کر دیا ہے کیا ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے صرف گزشتہ معجزات کی داستانیں کافی ہوسکتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس خدا تعالےٰ کی آواز اپنے کانوں سے سُنی تھی اور جس کے فرشتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کیا ہم اس خدا تعالےٰ کو ان مغربی دانشوروں کو منوا سکتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ ہم بھی یہ یقین کرلیں کہ اب خدا تعالےٰ کسی سے کلام نہیں کرتا اور نہ اس کے فرشتے کسی انسان کو اس کا پیغام دیتے ہیں نہ وہ کشف و رؤیا صالحہ کے ذریعہ اپنا وجود ظاہر کرتا ہے اور نہ وہ ہماری دعائیں سُنتا ہے اور نہ جواب دیتا ہے خواہ ہم اس کو کتنا ہی بُلائیں وہ بولتا ہی نہیں تو بتلایئے مغربی دانش ور تو رہے ایک طرف کیا یہ حیرت نہیں ہوگی کہ کوئی انسان ایسے خدا تعالےٰ پر آج ایمان لائے۔ ایمان بالغیب کے ہرگز یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ کسی طرح اپنی ہستی کا ہمیں ثبوت ہی نہیں دیتا۔ اور نہ ایمان بالرسالت کے ہی یہ معنی ہیں کہ جو دعوے کرے اس کو بلا عذر مان لیا جائے۔ یہ کہنا کہ اب اللہ تعالےٰ اپنی ہستی کا کوئی ثبوت نہیں دیتا یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ "افواہ" کو حقیقت مان لیا جائے۔ جب ہم "افواہ" پر یقین کر لینا پسند نہیں کرتے تو بغیر ثبوت کے اللہ تعالےٰ پر کس طرح ایمان لاسکتے ہیں۔ یہ تو ہماری حالت ہے اب ان لوگوں کا دھیان کیجئے جنہیں عقلمندی نے چاند پر اُترنا تو سکھا دیا ہے مگر غیب سے بالکل اندھا کر دیا ہے۔ ادعونی استجب لکم کے آخر کیا معنی ہیں؟۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی"۔

(افسر امانت تحریک جدید)

چوہدری نذیر احمد صاحب شہید کا ذکرِ خیر

(مکرم چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ اسٹیشن ماسٹر سکھیکے ضلع گوجرانوالہ)

میرے بھتیجے کیپٹن چوہدری نذیر احمد صاحب ۸ ستمبر کو کھیم کرن کے محاذ پر وطنِ عزیز کا دفاع کرتے ہوئے شہادت کے رتبہ پر فائز ہوئے۔ سات ستمبر کو بھارتی افواج نے قصور پر تین اطراف سے سخت حملہ کیا تھا جسے ہماری فوج کے شیر دل مجاہدوں نے نہ صرف پسپا کر دیا بلکہ کھیم کرن کو تسخیر بھی کر لیا۔ انہی بہادروں میں عزیز کیپٹن نذیر احمد صاحب بھی تھے جو ۸ ستمبر کو زخمی ہوئے اور اُسی روز شہادت کا جام نوش کیا۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ کھیم کرن کے فاتح کی حیثیت سے عزیز نذیر احمد کا نام ہمیشہ زندہ جاوید رہے گا۔

عزیز نذیر احمد کے دادا اور راقم الحروف کے والد چوہدری نتھو خاں صاحب بہت مخلص صحابی تھے۔ آپ جب احمدی ہوئے تو شروع میں آپکی بہت مخالفت کی گئی لیکن آپ نے ہر تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ جلدی ہی آپ کے حسنِ اخلاق اور پاکبازی کی وجہ سے گاؤں کے تمام لوگ آپ کے گرویدہ ہو گئے۔ اور آج تک اِس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اعلےٰ اخلاق میں احمدی سب سے بڑھ کر ہیں۔ آپ کی اولاد چار بیٹوں اور دو بیٹیوں پر مشتمل ہے۔ نذیر احمد آپکے سب سے بڑے بیٹے چوہدری امام الدین صاحب کے فرزند تھے۔ نذیر احمد سے پہلے بھائی صاحب کے تین بیٹے بچپن میں فوت ہو گئے جس کی وجہ سے ہماری بھاوج بہت غمگین رہتیں۔ انہی دنوں میں انہوں نے کسی کے بتانے پر حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کا نسخہ حبّ اٹھراء استعمال کیا جس کے بعد ان کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔

عزیزم نذیر احمد ہمارے آبائی گاؤں چک ۸۲ جنوبی ضلع سرگودہا میں ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئے۔ شروع سے ہی خوش شکل اور صحت مند تھے۔ جب چھوٹے ہی تھے تو ان کی والدہ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں لے کر گئیں۔ حضور انور نے ان کے سر پر دستِ مبارک پھیرا اور دعا فرمائی۔ بچپن سے ہی آپ بے حد ذہین۔ خوش خلق اور شریف تھے۔ خاندان کے ہر فرد کے ساتھ انہیں پیار اور ہمدردی تھی۔ میری بیوی جو کہ محترم بھائی محمود احمد صاحب ڈویژنل میڈیکل سروس سرگودہا کی صاحبزادی ہیں ان کے ساتھ انہیں خصوصیت سے اُنس اور خلوص تھا۔ اس کا اظہار وہ اکثر کیا کرتے تھے اور اپنے ہر کام میں ان سے مشورہ لیتے تھے۔ اب جبکہ یہ خیال آتا ہے کہ ہماری ہر تکلیف پر بے قرار ہو جانے والا وجود آج ہم میں نہیں ہے تو دل کو ٹھیس سی لگتی ہے مگر پھر بھی یہ بات ہمارے زخمی دلوں پر مرہم لگاتی ہے کہ وہ ملک و قوم کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوئے ہیں اس لئے ان کا رتبہ اعلےٰ اور بلند ہے۔

جب وہ آخری مرتبہ اپنی والدہ سے مل کر جانے والے تھے تو والدہ نے فکر کا اظہار کیا۔ اس پر انہوں نے تسلّی دیتے ہوئے کہا کہ اگر مَیں آپ کے پاس بیمار ہو کر وفات پا جاؤں تو آپ کیا کر سکیں گی کیا اس سے بہتر یہ بات نہیں کہ مَیں ملک کی حفاظت کرتا ہوا مارا جاؤں۔

نذیر احمد صاحب نے ۱۹۵۲ء میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی اور ۱۹۵۳ء میں انہیں فوج میں کمیشن ملا۔ ۱۹۵۹ء میں ان کی شادی ان کے حقیقی چچا برادرم چوہدری حاتم علی صاحب ڈویژنل اکاؤنٹنٹ انہار کی بیٹی سے ہوئی۔ اب ان کے دو بیٹے ہیں جن کی عمریں علی الترتیب ۵ سال اور دس ماہ ہیں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے والدین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے اور نوعمر بیوہ اور کمسن بچّوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہم سبکو توفیق دے کہ ہم اس کی رضا کی راہوں پر چلنے والے ہوں۔ آمین۔

فرسٹ ایڈ کلاس برائے خواتین ربوہ

ربوہ میں خواتین کے لئے فرسٹ ایڈ کی نئی کلاس یکم مارچ سے شروع ہو گی جو فضل عمر ہسپتال میں ۴ بجے شام سے ۵ بجے شام (سوائے جمعرات اور جمعہ کے) روزانہ ہوا کریگی جو لڑکیاں فرسٹ ایڈ سیکھنا چاہتی ہیں وہ اپنے نام اور پتے اور یہ بھی کہ انکی تعلیمی قابلیت کیا ہے مجھے بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

علاقہ ہزارہ اور سوات میں بنی اسرائیل

(از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی ۔)

(آخری قسط)

کوہ سیاہ سے کوہ مہابن تک اسرائیلی قبائل

حال ہی میں اللہ بخش صاحب یوسفی نے ایک ضخیم کتاب "یوسف زئی افغان" کے نام سے لکھی ہے۔ اس میں یوسف زئیوں کو بنی اسرائیل ثابت کیا گیا ہے۔ اور پھر ان کی ذیلی شاخوں میں سے "عیسیٰ زئی" شاخ کے متعلق لکھتے ہیں :-

"عیسیٰ زئی قبیلہ۔ یہ قبیلہ اکوزی حسن زئی اور مداخیل کے تین ذیلی قبیلوں میں تقسیم ہے اور ان کی آبادیاں کوہ سیاہ (ہزارہ) سے کوہ مہابن تک دکھائی دیتی ہیں۔ اکوزی اور حسن زئی دریائے سندھ کے مشرقی کنارے اور مداخیل مغربی کنارے پر پڑے ہیں۔ قبیلہ دتان زئی کی نمایاں آبادیاں ضلع ہزارہ میں بھی ہیں اور تحصیل ہری پور میں دو قابل ذکر حیثیت کے مالک طاہر خیلی۔ سیدخانی اور خوشحال خوانی پکارے جاتے ہیں اور اس وقت تک علاقہ ٹوپی کوٹہ (تحصیل صوابی) سے ان کے قریبی تعلقات قائم در ستور چلے آرہے ہیں۔"

(یوسف زئی افغان ص ۹۰-۹۱)

اہل ہزارہ اور تاتاری

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ اہل ہزارہ تاتاریوں کی اولاد سے ہیں۔ اگر یہ درست تسلیم کیا جائے تو بھی انہیں بنی اسرائیل تسلیم کرنا ہوگا۔ کیونکہ مورخین تاتاریوں کو بنی اسرائیل لکھتے ہیں۔ چنانچہ "چنگیز خان فاتح عالم" نامی ایک کتاب "ہیرلڈ لیم" نامی ایک انگریز مصنف نے لکھی ہے۔ جس کا اردو ترجمہ عزیز احمد صاحب نے کیا ہے اور مکتبہ جدید لاہور نے شائع کی ہے اس کتاب کے تیسرے ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۶۲ء میں مصنف نے چنگیز خان کی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے :-

جرمنی کے شہنشاہ فریڈرک ثانی نے جو ٹھنڈے دل سے غور کرنے کا عادی تھا انگلستان کے شاہ ہنری ثالث کو لکھ بھیجا کہ یہ تاتاری عذاب الٰہی سے کم نہیں جو نصرانی دنیا پر عیسائیوں کے گناہوں کے پاداش میں نازل ہوئے ہیں اور یہ "تاتاری" دراصل "اسرائیل کے دس گمشدہ قبائل" کی نسل سے ہیں جن کو سامری کے سنہری بچھڑے کو پوجنے اور بت پرستی کی سزا دینے کے لئے "ایشیا" کے ویران صحراؤں میں بند کر دیا گیا تھا۔"

(چنگیز خان فاتح عالم ص ۲۱)

اس کی مزید تائید انسائیکلو پیڈیا آف امریکہ سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں "دس گمشدہ اسرائیلی قبائل" پر بحث کی گئی ہے۔ اسمیں ڈاکٹر گب فلیچر نے تاتاریوں کو "دس گمشدہ اسرائیلی قبائل" قرار دیا ہے :-

قوم سواتی

ضلع ہزارہ میں قوم سواتی بھی کثرت سے آباد ہے۔ انہیں بھی بنی اسرائیل ہونے کا دعوےٰ ہے۔ گذشتہ ۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۴ء میں راقم الحروف ضلع ہزارہ میں دورہ پر گیا۔ تو بعض مقامی افراد سے جو اپنی قومی تاریخ سے شغف رکھتے تھے ملاقات کی۔ ملاقات میں انہوں ۔۔۔ نے تسلیم کیا کہ قوم سواتی بنی اسرائیل ہے میں نے گورنمنٹ ہائی سکول بالاکوٹ کی دیوار ال پر ایک قلمی چارٹ لکھا ہوا چسپاں دیکھا۔ جسمیں بالاکوٹ کے تاریخی حالات درج کرتے ہوئے قوم سواتی کے متعلق لکھا ہے :۔

"بالاکوٹ اور گردونواح کا علاقہ اکثر سواتیوں کی ملکیت رہا ہے اور اب بھی ہے قوم سواتی یوسف زئی پٹھانوں کی شاخ ہے اور اس طرح یہ بنی اسرائیل ہیں اور ساتھ ہی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ قوم پہلے پہل کابل سے آئی اور اسکے کچھ کنبے براستہ سوات بالاکوٹ میں وارد ہوئے"۔

(منقول از چارٹ گورنمنٹ ہائی سکول بالاکوٹ محررہ ۶۲/۹/۶)

میں ایبٹ آباد۔ مانسہرہ۔ داتا۔ جاگیر پھگلہ۔ بٹل اور بالاکوٹ وغیرہ کا دورہ کیا گورنمنٹ ہائی سکول بٹل میں ہیڈ ماسٹر مولانا سمیع اللہ جان صاحب ملکال ڈھوڈیال نائب مدرس سے ملاقات کی۔ انہوں نے "تحقیقات سمیع" یعنی تواریخ اقوام پکھلی" کے نام سے ایک مسودہ کتاب تیار کیا ہے۔ جس میں اقوام پکھلی کے تاریخی حالات اور شجرے درج کئے ہیں۔ انہوں نے وہ مطبوعہ نسخہ مجھے دکھایا اور بعض حوالے لکھائے مولانا موصوف نے اس کتاب میں لکھا ہے :-

قبیلہ سواتی بنی افغان بنی اسرائیل سامی النسل ہے۔ ان کے چہرے ان کی شکلیں عادات و اطوار رسم و رواج روایات افغانوں و بنی اسرائیلیوں کی مانند ہیں اپنے قبائل کو اپنے آباؤ اجداد کے ناموں کی طرف منسوب کرنا افغانوں اور بنی اسرائیل کے مطابق ہے۔ جیسے قبیلہ سواتی میں خیل۔ آل۔ زئی اور یانی نسبتی کے لفظ سے آباء کے نام کی طرف نسبت کی جاتی ہے مثلاً نجابت خیل۔ خان خیل۔ جہانگیری۔ ملکال اور غشال۔ دو دال وغیرہ، یہ آل کا لفظ اور یہ طرز مخصوص عربی و عبرانی جیسے آل ابراہیم۔ آل اسحٰق آل یعقوب جو بنی اسرائیل تھے"

(قلمی مسودہ تواریخ اقوام پکھلی ص ۳)

حدود ہزارہ میں ایک پہاڑی کا نام موسےٰ کا مصلیٰ ہے۔ بعض لوگوں کا نام آصف اور اسرائیل اور موسےٰ خان اور عیسےٰ خان ہے۔ اسی طرح عیسیٰ زئی۔ داؤد زئی۔ یوسف زئی وغیرہ قبائل کے نام اسرائیلی ہیں جو ان علاقوں میں بنی اسرائیل کی موجودگی کا پتہ دیتے ہیں

اہل سوات

ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی کا ۱۹۵۷ء میں ایک ضخیم سوات نمبر شائع ہوا تھا اس میں اہل سوات کو بنی اسرائیل قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ مضمون نگار نے لکھا ہے :-

"اب سوات اور اہل سوات کے متعلق کچھ مزید معلومات عرض کرتا ہوں۔ یہاں کے باشندے افغان ہیں جو نسباً بنی اسرائیل ہیں ان کا جد اعلیٰ قیس ابن عیص عہد رسالت میں مشرف باسلام ہوا اور اس کا اسلامی نام عبدالرشید رکھا گیا اس کا سلسلہ نسب ستائیس واسطوں سے طالوت سے جاملتا ہے۔ جس کا ذکر بائیبل اور قرآن میں موجود ہے طالوت حضرت داؤدؑ کا ہمعصر بلکہ ان سے سابق بادشاہ تھا جن کو بحکم خدا پیغمبر وقت نے بادشاہ تجویز کیا تھا۔ عبدالرشید کی شادی حضرت خالدؓ کی صاحبزادی سے ہوئی چنانچہ افغانوں میں یہ روایت مشہور ہے کہ وہ خالد کی اولاد ہیں یعنی خالد ان کے جد مادری ہیں کوہ سلیمان نام بھی افغانوں نے اسرائیلی یادگار کے لحاظ سے رکھا ہے۔ درہ خیبر بھی اسی خیبر کی یاد تازہ کرتا ہے جہاں عہد رسالت میں اسرائیلی آباد تھے۔ افغانوں کی شکلیں لباس کا ڈھیلا پن رسم و رواج اور اخلاق بھی ان کے اسرائیلی ہونے کے شاہد ہیں۔"

(ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی سوات نمبر دسمبر ۱۹۵۷ء ص ۲۹)

ان حوالہ جات سے واضح ہے کہ ابتداً افغان سے ہزارہ تک جا بجا بنی اسرائیل آباد ہیں ہزارہ میں الائی بھی ایک علاقہ ہے انہیں بھی بنی اسرائیل ہونے کا دعوےٰ ہے۔ گو دوسری قومیں مثل ترک اور گوجر اقوام بھی ہیں۔ مگر اسرائیلی النسل قبائل بھی موجود ہیں۔

مصنفین اور محققین اور مورخین کی ان تصریحات سے بخوبی واضح ہے کہ آج سے پون صدی قبل بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس تاریخی حقیقت کو ظاہر کیا تھا وہ بالکل صحیح تاریخی حقیقت تھی جس کا اعتراف آج علماء اور مورخوں کو کرنا پڑا ہے۔ چونکہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام قرآن و انجیل کی رو سے بنی اسرائیل کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے اسلئے افغان کشمیر اور اسکے ملحقہ علاقوں میں آباد بنی اسرائیل کی طرف ان کا آنا بھی ضروری تھا۔ چنانچہ وہ ان علاقوں میں آئے اور ان تک بھی خدا کا پیغام پہنچایا۔ جیسا تاریخی شواہد سے اب ثابت ہو چکا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال مجلس شوریٰ کے لئے ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ مجلس شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوانے کے لئے پہلے ہی اعلان کیا جا چکا ہے۔ احباب جلد سے جلد حسب قواعد شوریٰ کیلئے تجاویز بھجوائیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

چندہ جلسہ سالانہ

اس سال اخراجات کے مقابلہ میں چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں بہت کمی ہے۔ اس لئے تمام مقامی جماعتوں سے التماس ہے کہ اس چندہ کے لئے جو بار بار تحریک کی جا رہی ہے۔ اسے معمولی بات نہ سمجھا جائے۔ بلکہ جماعتی مفاد کا تقاضا ہے۔ کہ اس کمی کو جتنی جلدی ہو سکے پورا کیا جائے۔ جن جماعتوں کی وصولی نسبتاً اچھی ہے ان کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں لگاتار پیش کئے جا رہے ہیں۔ آخری فہرست جو حضور کی خدمت میں پیش کی گئی ہے۔ وہ نیچے بھی درج کی جاتی ہے تا احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ بھی ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے اور انہیں جلد اپنا اپنا بجٹ سو فی صدی پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جن جماعتوں کی وصولی میں زیادہ کمی ہے اور اسلئے ان کے نام ان فہرستوں میں نہیں آسکے۔ انہیں ان آگے بڑھنے والی جماعتوں کے نمونہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ یہ لازمی چندہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اس میں حصہ لینا بہت بڑی سعادت ہے

ا۔ سو فیصدی بجٹ پورا کرنیوالی جماعتیں

ضلع ہزارہ :۔ مانسہرہ ضلع ملتان :۔ چک ۲۵۷/WB شجواہ ضلع منٹگمری :۔ پاکپتن
ضلع حیدرآباد :۔ ظفرآباد اسٹیٹ ۔ دیہہ لابینی

ب۔ اسی فیصدی سے زائد وصولی

ضلع جھنگ :۔ ڈاور۔ لولہ۔ ضلع میانوالی :۔ بھکر۔ رکھ غلاماں ڈیری فارم۔
ضلع سیالکوٹ :۔ تلونڈی کھجوروالی۔ ضلع لائلپور :۔ چک ۳۳۲ ج ب دھنی دیو۔ چک ۲۷۸ ج ب برکا
چک ۱۳۲ گ ب ضلع منٹگمری چک ۳۰/۱۱-۱ ۔ ضلع بہاولنگر :۔ بہاولنگر خاص۔
ضلع حبیب آباد :۔ حبیب آباد شہر۔ ضلع نواب شاہ :۔ گوٹھ جالپور۔ ضلع تھرپارکر :۔ نبی سر روڈ
ضلع ملتان :۔ چک ۵۲۹/EB ۔ ضلع کوہاٹ :۔ پاڑہ چنار۔ ضلع گجرات :۔ سرائے عالمگیر

ج۔ ساٹھ فی صد سے زائد وصولی

مرکز ربوہ :۔ دارالرحمت شرقی۔ دارالبرکات۔ ضلع سرگودھا :۔ ملنیال کالونی واپڈا
چک ۹۹ شمالی۔ ضلع لائلپور :۔ چک ۳۲۰ گ ب۔ ضلع شیخوپورہ :۔ چک ۵ رتی۔
چک ۲/۶۳ شیخوپورہ شہر۔ ضلع سیالکوٹ :۔ بھاگووال۔ ناروwal۔ ختانی میانوالی۔ ضلع گجرات
کھرالی ہمونگ۔ ضلع راولپنڈی :۔ گوجرخان ضلع پشاور :۔ خلیل مرکزی اچینی پایان۔
ضلع مظفرگڑھ :۔ لیہ۔ ضلع ملتان :۔ عبدالحکیم واپڈا کالونی۔ ضلع منٹگمری :۔
چک ۹/۱۱-۱ ۔ چک ۱۵/۷-۱ ۔ چک ۵/۱۲-۱ ضلع تھرپارکر :۔ نوکوٹ۔ آزاد کشمیر :۔ میرپور۔

(ناظر بیت المال (آمد) صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تعزیتی قرارداد

ہم ممبران عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اپنے نہایت مخلص رفیق کار محترم چوہدری محمد اعظم صاحب مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بے وقت وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم چوہدری محمد اعظم صاحب مرحوم بہت نیک فطرت اور قابلیت رکھنے والے اور گوناگوں خوبیوں کے حامل تھے۔ دین کی خدمت کے ایک بے لوث جذبہ سے سرشار تھے۔ مرحوم اپنی نیکی اور خدمت دین کے لئے ہر آن مستعد رہنے کے لحاظ سے احمدی نوجوان کے لئے بڑا اعلیٰ نمونہ پیش کر گئے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے کاموں میں مختلف حیثیتوں میں بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیتے رہے ہیں۔ گذشتہ چار سال سے مجلس عاملہ مرکزیہ کے رکن رہے ہیں۔ اور مہتمم تحریک جدید وقف جدید کے طور پر قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس سال کے شروع میں اشاعت کا اہم شعبہ ان کے سپرد کیا گیا تھا۔ اور اپنی صحت کی شدید خرابی اور دیگر پریشانیوں کے باوجود انہوں نے فوراً اپنی ہمت سے بڑھکر کام شروع کر دیا لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہوئی اور مرحوم کام کو حسب خواہش سرانجام دینے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

مرحوم مجلس عاملہ مرکزیہ میں اپنی انتظامی قابلیت اور دیانتداری صائب رائے کے باعث ایک خاص مقام رکھتے تھے اور ان کی رائے کو ان کے رفیق کار قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مراتب قرب سے نوازے اور آپ کے اکلوتے بچے اور اہلیہ کا خود حافظ و ناصر ہو۔ اور آپ کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے (ہم ہیں ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امتحان لجنات

لجنہ اماء اللہ کا سال رواں کا پہلا امتحان ۱۳ مارچ بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ امتحان کے لئے "سبز اشتہار" اور پانچویں پارے کا نصف آخر مقرر کیا گیا ہے۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ امتحان کے لئے مقررہ کتاب "الشرکۃ الاسلامیہ" گولبازار ربوہ سے منگوائیں بذریعہ وی۔پی۔ دفتر لجنہ میں یہ کتاب نہیں ہے (سیکرٹری تعلیم)

امتحان ناصرات الاحمدیہ

امسال ناصرات الاحمدیہ کا پہلا امتحان یکم مئی بروز اتوار کو ہوگا۔ بڑے گروپ کے لئے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض اور چھوٹے گروپ کے لئے "کامیابی کی راہیں" تیسرا حصہ امتحان کے لئے نصاب مقرر ہوا ہے تمام شہروں کی ناصرات الاحمدیہ ابھی سے امتحان کی تیاری کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ کتاب "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ" شرکۃ الاسلامیہ سے مل سکے گی۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

حافظ مولوی احمد علی صاحب کہاں ہیں؟

حافظ مولوی احمد علی صاحب ساکن چک نمبر ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا سابق معلم وقف جدید۔ جو کہ وقف جدید کے ماتحت چک نمبر ۳۲۷/H-R ڈاک خانہ فورٹ عباس تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر میں کام کرتے رہے (دسمبر ۱۹۶۵ء کے آخری ہفتہ) شروع رمضان المبارک میں کسی جماعت میں قرآن مجید سنانے کے لئے بہاولنگر کے علاقہ کی طرف گئے تھے۔ مگر ابھی تک ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی جس کی وجہ سے ان کے گھر والے سخت پریشان ہیں اگر وہ اس اعلان کو خود پڑھیں تو جلد اطلاع دیں۔ اور اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر جلد اطلاع دیں۔

حافظ محمد یوسف صاحب ساکن چک نمبر ۱۵۲ شمالی ڈاک خاص ضلع سرگودھا
(ملک مظفر شاہ جوئیہ ممبر یونین کونسل چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا)

پاکستان آرڈیننس فیکٹریوں میں ضرورت

میٹل لیبارٹری اسسٹنٹ۔ عرصہ ٹریننگ ۳ ماہ۔ الاؤنس ٹریننگ ۵/۷۰ ماہوار
تنخواہ ۱۵۰-۷۔۲۰۰-۸-۲۶۰ الاؤنسز علاوہ
شرائط :۔ انٹرمیڈیٹ سائنس (کیمسٹری) عمر ۱/۳/۶۶ کو ۱۸ تا ۲۵
درخواستیں ۲۲/۳/۶۶ تک بمعہ پانچ روپیہ کے پوسٹل آرڈر بنام چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر پاکستان آرڈیننس فیکٹریز بورڈ واہ کینٹ (پ۔ٹ ۱۶/۲/۶۶)

ریلوے ٹرین کلرکس

اسامیاں ۴۴۔ تنخواہ ۱۱۵-۵-۱۷۵ شرائط میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر ۱/۳/۶۶ کو ۱۷ تا ۲۴
درخواستیں ۲۶/۲/۶۶ تک مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ میں۔ پ۔ٹ ۵/۲/۶۶

(ناظر تعلیم)

ضروری اطلاع

جیسا کہ احباب الفضل میں پڑھ چکے ہیں۔ کہ میرے والد محترم سید فضل الرحمن صاحب فیضی آف منصوری ۱۵/۲/۶۶ کو ربوہ میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ سے ان کے بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز دوست دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ ہم پسماندگان کو اپنے فضل سے صبر کی اور والد صاحب محترم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میرے والد صاحب محترم کے ذمہ اگر کسی دوست کی کوئی رقم یا کسی بھی قسم کا کوئی قرضہ واجب الادا ہو تو براہ کرم مع ثبوت مجھے اطلاع دیں۔ تاکہ اسکی ادائیگی کی جاسکے۔

(خاکسار سید محمد احمد آف منصوری دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست!

تحریک جدید کے سال ۳۲/۳۳ میں وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی کرنے والے مجاہدین

چوہدری محمود نسیم صاحب ناصر گولبازار۔ ربوہ ضلع جھنگ	۰۰ — ۳۲ روپے
مولوی منیر محمد صاحب آف منٹگمری	۳۱ — ۱۰ روپے
چوہدری فضل دین صاحب فضل شاپ	۰۰ — ۱۹ روپے
چوہدری محمد عیسٰے صاحب آرا مشین چکی	۰۰ — ۱۳ روپے
خوشی محمد صاحب بٹ دارالصدر غربی معہ اہلیہ	۵۶ — ۲۶ روپے
بابا شمس الدین صاحب دارالصدر غربی	۰۰ — ۱۰ روپے
شیخ خلیل احمد صاحب دارالصدر غربی	۰۰ — ۱۰ روپے
راجہ ناصر احمد صاحب دارالصدر غربی	۰۰ — ۱۲ روپے
ٹھیکیدار محمد الدین صاحب دارالصدر غربی	۰۰ — ۲۰ روپے
چوہدری بشیر احمد صاحب ساہی دارالصدر غربی	۰۰ — ۶۰ روپے
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دارالصدر غربی	۰۰ — ۱۲ روپے
رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ عطاء اللہ خان صاحب	۰۰ — ۱۵ روپے
ڈاکٹر قریشی حبیب اللہ صاحب ابوحنیفی	۵۰ — ۲۶ روپے
چوہدری اللہ بخش صاحب مع اہل و عیال	۵۶ — ۵۰ روپے
نسیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب دہلوی دارالصدر غربی ربوہ	۰۰ — ۱۶ روپے
چوہدری پیر محمد صاحب محلہ دارالصدر غربی	۴۵ — ۲۵ روپے
مرزا محمد حسین صاحب	۷۵ — ۱۶ روپے
ملک فضل الدین صاحب مع اہلیہ صاحبہ	۷۵ — ۱۹ روپے
ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ مع والدہ مرحومہ و عزیزان	۰۰ — ۱۲۶ روپے
بیگم صاحبہ ڈاکٹر بدرالدین صاحب مرحوم دارالصدر غربی ربوہ	۰۰ — ۱۵ روپے
شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد لطیف صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۰۰ — ۲۰۰ روپے
میاں بلال احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۳۲ — ۱۰ روپے
بیگم صاحبہ ملک عمر علی احمد مرحوم مع بچگان	۰۰ — ۱۰۰ روپے
مرزا برکت علی صاحب پنشنر دارالرحمت شرقی مع متعلقین	۰۰ — ۱۱۳ روپے
ملک اللہ دتہ صاحب سوہی مع والدہ و برادر دارالرحمت ربوہ	۲۵ — ۱۶ روپے
عبدالشکور صاحب عابد دارالرحمت ربوہ	۵۰ — ۱۰ روپے
صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی عبدالمنان صاحب دارالرحمت ربوہ	۲۵ — ۱۰ روپے
عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالجلیل خان صاحب	۵۰ — ۱۲ روپے
عبدالغنی صاحب دکاندار مع اہل و عیال	۰۰ — ۱۵ روپے
جنت بی بی صاحبہ گنگا پوری دارالرحمت ربوہ	۰۰ — ۷۰ روپے
ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب دارالرحمت ربوہ	۰۰ — ۱۰ روپے
شیخ رحمت اللہ صاحب دارالرحمت ربوہ	۲۵ — ۱۰ روپے
والدہ صاحبہ محمد اکرم صاحب از حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و والدہ صاحبہ	۰۰ — ۳۳ روپے
چوہدری عبدالرشید صاحب	۰۰ — ۱۰ روپے
غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد صدیق صاحب مرحوم دارالرحمت ربوہ	۰۰ — ۱۳۱ روپے
عزیزہ بی بی صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار غلام رسول صاحب	۵۰ — ۲۰ روپے
بشریٰ صاحبہ گنگا پوری	۰۰ — ۱۶ روپے
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر شریف احمد صاحب	۰۰ — ۱۵ روپے
زرینہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام احمد صاحب	۰۰ — ۱۰ روپے
امۃ الرشید صاحبہ فرحت دارالرحمت	۰۰ — ۱۰ روپے
انوری بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اکبر صاحب گنگا پوری	۲۵ — ۲۰ روپے
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالسمیع صاحب دارالرحمت ربوہ	۰۰ — ۵۰ روپے
نوری بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری نواب الدین صاحب مرحوم	۰۰ — ۳۳ روپے
ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی مع متعلقین	۰۰ — ۱۶۵ روپے
پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب	۰۰ — ۲۵ روپے
چوہدری عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ مع متعلقین	۰۰ — ۴۰ روپے
حکیم عبیداللہ صاحب رانجھا	۰۰ — ۱۲ روپے
زینب بی بی صاحبہ اہلیہ الٰہی بخش صاحب	۰۰ — ۱۱ روپے
امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ قاضی محمد رشید صاحب	۰۰ — ۱۲ روپے
ماسٹر عبدالکریم صاحب	۸۷ — ۱۰ روپے
مس صالحہ بیگم صاحبہ جونیئر ماڈل سکول	۶۲ — ۱۲ روپے
مکرمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ جونیئر ماڈل سکول	۱۲ — ۱۰ روپے
امۃ الحفیظ سلام صاحبہ	۰۰ — ۱۵ روپے
مکرم منشی محمد الدین صاحب پنشنر مختار عام صدر انجمن احمدیہ مع متعلقین ربوہ	۰۰ — ۳۰ روپے
محترمہ حیات بیگم صاحبہ بیگم حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ عنہ	۰۰ — ۵۶ روپے
سید عبدالسلام صاحب مع اہلیہ صاحبہ دارالصدر شرقی ربوہ	۱۲ — ۲۰ روپے
مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب (مع متعلقین)	۰۰ — ۳۵۹ روپے
صوفی رمضان علی صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۰۰ — ۲۶ روپے
چوہدری عبدالواحد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۰۰ — ۲۱ روپے
بیگم صاحبہ	۰۰ — ۲۱ روپے
دلدار احمد صاحب ابن مختار احمد صاحب ہاشمی	۰۰ — ۱۰ روپے
محترمہ اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالواحد صاحب	۰۰ — ۳۳ روپے
اہلیہ صاحبہ ناصر احمد صاحب باڈی گارڈ	۰۰ — ۱۰ روپے
شیخ عظیم الرحمٰن صاحب پنشنر مع اہلیہ و والدہ	۵۰ — ۵۱ روپے
سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد یاسین صاحب	۰۰ — ۱۰ روپے
سردار عبدالحمید صاحب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ	۰۰ — ۱۷۰ روپے
حکیم محمد عبدالعزیز صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ مع اہل و عیال	۸۶ — ۴۷ روپے
عبدالرحمٰن صاحب کشمیری محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ	۲۵ — ۱۰ روپے
قریشی نذیر محمد الدین صاحب محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ	۲۵ — ۱۰ روپے
چوہدری عبدالعزیز صاحب مع والدین	۰۰ — ۴۲ روپے
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مع اہل و عیال	۰۰ — ۳۱ روپے
مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب	۰۰ — ۳۲ روپے
ملک عبدالرب صاحب	۰۰ — ۴۰ روپے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

برنافک مرہم
کیل مہاسے، پھوڑے پھنسی، خارش، ایگزیما کے لئے
فی ٹیوب ایک روپیہ ۲۵ پیسے۔ طبیب مفت نمونہ کے لئے تحریر فرمائیں
تیار کردہ: اوپل کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ گجرات

شکریہ احباب

خاکسار کی بچی ثریا بیگم مرحومہ کی وفات پر بہت سے بزرگوں اور دوستوں نے ہمدردی کے خطوط لکھے ہیں اور ابھی خطوط آ رہے ہیں۔ اس صدمہ عظیم پر جو ہمیں ایک نیک اور قابل بچی کی وفات پر پہنچا ہے میں ابھی انفرادی طور پر ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ بذریعہ الفضل ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اس کے دو کمسن لڑکوں کا حامی و ناصر ہو اور وہ اپنی والدہ کی طرح نیک اور خادم دین بنیں آمین۔

(خیر محمد قائمقام امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان)

عہدیداران اطفال الاحمدیہ کے لئے

تمام مربیان و ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ اطفال الاحمدیہ کی صحت کے معیار کو بلند کرنے پر خصوصی توجہ دیں۔ اس ضمن میں سب سے بہتر ذریعہ صفائی ہے اس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک بھی ہے کہ النظافۃ من الایمان لہٰذا تمام مجالس اطفال الاحمدیہ سے التماس ہے کہ اپنے بدن۔ لباس گھر اور ماحول کی صفائی کا خاص خیال رکھیں اس طرح دانت ناخن وغیرہ کی صفائی کا بھی ہفتہ وار معائنہ کیا جائے اور اپنی مساعی سے مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

نماز روحانی جسم کی اصلاح اور خدا کی ملاقات کا ایک ذریعہ ہے

مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ وہ نماز باجماعت کے عادی ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نماز باجماعت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"انّ الصّلٰوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر (العنکبوت)

نماز یقیناً بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے لوگوں کو روکتی ہے۔ اُن بری باتوں سے جو اُن کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں اور اُن سے بھی جو سوسائٹی پر گراں گزرتی ہیں کیونکہ نماز باجماعت مسلمانوں میں پانچ وقت کی مقرر ہے اگر نماز باجماعت ان میں قائم ہو جائے گی تو ان کا بہت سا وقت خدا تعالےٰ کی عبادت میں لگ جائے گا اور نماز میں خرچ ہونے والا وقت ان کو بے حیائیوں اور بدکاریوں سے بچاتا رہے گا۔ اسیطرح نماز میں جب دعائیں ہوتی رہیں گی اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی تو وہ دعائیں خدا تعالےٰ کا فضل کھینچ کر ان کی اپنی اصلاح کا بھی موجب ہوں گی اور دوسروں کی اصلاح اور ترقی کا موجب بھی بن جائیں گی اسیطرح نماز میں جو قرآن کریم کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور تسبیح و تحمید کی کثرت ہوتی ہے اس کا دل پر اثر ہوتا ہے کہ انسان گناہوں سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے۔ پس مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو نماز باجماعت کا پابند بنانے کی کوشش کریں۔

... چونکہ نماز خدا تعالےٰ کی ملاقات کا ایک ذریعہ ہے اس لئے اسلام نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ انسان تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خدا تعالےٰ کا نام لے اور نماز کے لئے کھڑا ہو جائے خواہ جنگ ہو رہی ہو۔ دشمن گولیاں برسا رہا ہو۔ پانی کی طرح خون بہہ رہا ہو پھر بھی اسلام یہ فرض قرار دیتا ہے کہ جب نماز کا وقت آجائے تو اگر ممکن ہو مومن اسی وقت اللہ تعالےٰ کے حضور جھک جائے نہایت خطرناک حملہ کی صورت میں وہ نمازیں جو جمع نہیں کی جاسکتیں ان کو بھی جمع کرنے کا حکم ہے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر چار نمازیں جمع کی ہیں اب بے شک جنگ کی وجہ سے نماز کی ظاہری شکل بدل جائے گی لیکن یہ جائز نہیں ہوگا کہ نمازیں ناغہ کیا جائے۔

.... نماز روحانی جسم کی اصلاح کا ایک ذریعہ ہے جس طرح ایک بیمار جسم یہ کہہ کر موت سے بچ نہیں سکتا کہ وہ بیمار ہے اور بیمار ہونے کی وجہ سے وہ روٹی نہیں کھا سکتا۔ اسیطرح ایک روحانی جسم بھی یہ کہہ کر موت سے نہیں بچ سکتا کہ وہ بیمار ہے۔ اور نماز نہیں پڑھ سکتا۔ باوجود اس کے کہ ایک شخص بیمار ہے اور کھانا نہیں کھا سکتا مثلاً غذا معدہ میں ٹھہرتی نہیں بلکہ قے ہو جاتی ہے یا غذا معدہ کے اندر نہیں جاتی یا انتڑیوں میں کوئی بیماری لاحق ہے اس لئے انتڑیوں میں غذا ٹھہرتی نہیں یا پچتی نہیں۔ پھر بھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ مرے گا نہیں اس لئے کہ روٹی کے بغیر انسان بچ نہیں سکتا اسیطرح باوجود اس کے کہ ایک شخص کسی عذر کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتا وہ مرے گا۔ بعض لوگ عدم فراست کی وجہ سے یہ خیال کر لیتے ہیں کہ چونکہ وجہ جائز ہے اس لئے نتیجہ نہیں نکل سکتا حالانکہ ان کا یہ خیال درست نہیں۔ وجہ جائز ہو یا ناجائز نتیجہ ضرور نکلے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۳)

حافظ کلاسز کی خواہشمند جماعتیں توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق دس جماعتوں میں حافظ کلاسیں جاری کی گئی تھیں دو کلاسیں بعض وجوہات کے باعث بند کردی گئی ہیں۔ جو جماعتیں اپنے ہاں حافظ کلاس جاری کرنے کی خواہشمند ہوں وہ فوراً درخواست دیں۔ دو شرطیں ضروری ہیں اوّل کم ازکم پانچ طلبہ جماعت مہیا کرے جو قرآن کریم حفظ کریں گے دوم شہر کی جماعت ۴۰ روپے ماہوار اور دیہاتی جماعت ۳۰ روپے ماہوار معلم حافظ کی تنخواہ کے لئے دے گی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ماہنامہ انصار اللہ کا فروری ۱۹۶۶ء کا شمارہ

ماہنامہ انصار اللہ کا فروری کا شمارہ خریدار حضرات کی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے اگر کسی صاحب کو پرچہ نہ ملے تو ہفتہ عشرہ کے اندر اندر اطلاع دیں تا کہ پرچہ دوبارہ بھجوایا جا سکے بعض احباب بہت تاخیر سے اطلاع دیتے ہیں اور چونکہ اس وقت تک پرچہ ختم ہو چکا ہوتا ہے انہیں پرچہ سے محروم رہنا پڑتا ہے۔ اس پرچہ کی توسیع ہر مجلس انصار اللہ کا فرض ہے۔ آپ مہربانی فرما کر اس بات کا بھی جائزہ لیں کہ آپ کے ہاں انصار اللہ کے کوئی ممبر ایسے تو نہیں جو پرچہ خرید سکتے ہوں لیکن کسی وجہ سے ابھی تک اس کے خریدار نہ بنے ہوں۔

ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی پرچہ ہونے کی وجہ سے نہ صرف انصار اللہ کے لئے ازحد مفید ہے بلکہ جماعت کے ہر فرد کے لئے اس کی افادیت مسلّم ہے۔ فروری کے پرچے میں مندرجہ ذیل مضامین شامل اشاعت ہیں۔

۱- پیشگوئی مصلح موعود کے دو عظیم الشان پہلو۔
۲- تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے
۳- مسلمانوں کی زندگی کا مدار قرآن ہے
۴- اپنے آقا (حضرت مصلح موعودؓ) کے حضور ہیانو مسلموں کا نذرانہ عقیدت
۵- للّٰہی وقف اور اس کی عظیم الشان برکات
۶- اسلامی معاشرہ کی ایک اور نمایاں خصوصیت
۷- عیسائیت کے ایک اور گڑھ میں خانۂ خدا کی معجزانہ تعمیر۔
۸- ان مضامین کے علاوہ بچوں کے لئے ایک دلچسپ اور مفید کہانی۔

سالانہ چندہ چھ روپے
فی کاپی ساٹھ پیسے۔

(مینجر ماہنامہ انصار اللہ)

محترم قریشی عبداللطیف صاحب آف کراچی کی تدفین

نماز محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی

ربوہ۔ مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے خالو محترم قریشی عبداللطیف صاحب مرحوم کی نعش مورخہ ۱۹-۲۰ر فروری ۱۹۶۶ء کی درمیانی رات نماز عشاء کے بعد بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کردی گئی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے ۱۸ر فروری کو صبح چھ بجے کراچی میں بعمر ۷۰ سال وفات پائی تھی۔ مرحوم کا جنازہ مورخہ ۱۹ر فروری کو شام کے چھ بجے بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی سے ربوہ پہنچا اسی رات نماز عشاء کے بعد سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

پتہ مطلوب ہے

مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب بی اے جو پہلے سول سیکرٹریٹ میں ملازم تھے اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو مطلع فرمائیں پہلے بھی اعلان کیا گیا تھا مگر کسی دوست کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴